وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ
بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (القرآن)

اَلْاَنْبِیَآءُ اَحْیَآءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ (الحدیث)

خطبۂ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

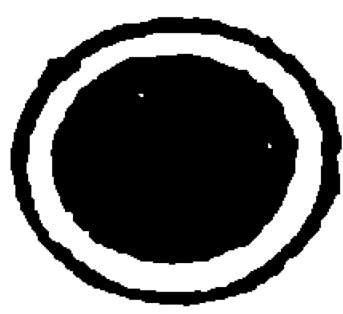
حضور ﷺ کی دو موتیں نہیں ہوں گی

مؤلف:

جناب مولانا محمد صادق رحمہ اللہ (پنڈدادنخان ضلع جہلم)

خطبۂ ابوبکر صدیق ؓ

حضور ؐ کی ۲ موتیں نہیں ہونگی



شائع کردہ

محمد صادق پنڈ دادنخان

ضلع جہلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تفصیلی فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(حرفے چند)

جناب محمد صادق صاحب پنڈ دادنخان

فریق ثانی کے کسی شخص نے ''برق وشرر'' کے نام سے رسالہ لکھا جس کے جواب میں ''خطبہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دو موتیں نہیں ہوں گی'' نامی رسالہ جناب محمد صادق پنڈ دادخان ضلع جہلم نے شائع کیا جو اس مجموعہ میں شامل اشاعت ہے۔ (ناشر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منکرین حیات النبی ﷺ کے رسالہ برق و شرر کا جواب

اللہ تبارک و تعالیٰ کی شان ہے کہ جب ایک آدمی گمراہ ہوتا ہے تو وہ یہ گمان کرنے لگتا ہے کہ ہم چو من دیگرے نیست۔ وہ یا تو مال و دولت یا حکومت پرست ہوتا ہے یا اس کا علمی گھمنڈ اس کو قعر مذلت میں دھکیل دیتا ہے۔ ایسا آدمی چاہتا ہے کہ کوئی دوسرا شخص اس کے دینی یا دنیوی وجاہت کا مقابلہ نہ کر سکے۔ عبداللہ بن ابی، مدینہ منورہ کا بڑا منافق تھا۔ وہ اسی لیے مردود ہوا کہ اس نے سرور کائنات محمد رسول اللہ ﷺ کے مقبول عام پیشوا بننے میں اپنی ذلت سمجھی اور اس کو اپنی چودھراہٹ کا خطرہ محسوس ہونے لگا۔

جب کبھی لوگوں نے دین میں گمراہانہ اختلاف پیدا کر کے ایک نئے فرقے کی بنیاد ڈالی انہوں نے ہمیشہ یہی کہا سابقہ علماء نے قرآن و حدیث کو صحیح نہ سمجھا بلکہ ہم نے ان سے زیادہ بہتر سمجھا ہے اور جب علماء حق نے ایسے مردودوں کا مقابلہ کیا اور ان کے فتنے کو ناکام بنایا تو ان خبیثوں نے یہی کہا کہ یہ علماء منفی کام کرتے ہیں۔ ان کا کام مخالفت ہی کرنا ہے اور مثبت کام کرنا نہیں جانتے۔ بھلا خیال تو فرمایئے کہ یہ تھوڑا مثبت کام ہے کہ ان علماء حق کی کوششوں سے ہی دین جوں کا توں باقی ہے اور انہوں نے کسی دجال اور گمراہ کو سلف صالحین کے عقائد بدلنے کی اجازت نہیں دی۔ البتہ اتنا ضرور ہوا کہ ایسا ہر بھیڑیا اہل سنت والجماعت کی چند معصوم بکریوں پر ہاتھ صاف کر کے ایک چھوٹا سا فرقہ بناتا چلا گیا۔ علماء کرام جن کو فرقہ بندی کے لیے بدنام کیا جاتا ہے ہر نیا فرقہ بنانے والے کے آڑے آتے رہے۔ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو آج برساتی کیڑوں کی طرح ہر آدمی جدا جدا فرقہ بنائے ہوئے اپنی اپنی ڈفلی الگ بجاتا۔ بہرحال جو بھی نیا عقیدہ پیدا کر کے نیا فرقہ بنانے والا آیا اس نے یہی کہا کہ قرآن و حدیث کو میرے سوا کسی نے نہیں سمجھا۔

غلط علمی گھمنڈ کا دور رس نتیجہ

اگر یہ بات مان لی جائے کہ اب تک قرآن و حدیث کو جو کہ دین کی بنیاد ہیں۔ صحیح نہیں سمجھا گیا تو اس سے سارے دین کا اعتماد ختم ہو جائے گا اور اسلامی عمارت ہی متزلزل ہو جائے گی۔ بھلا یہ ہو سکتا ہے کہ دین اسلام کو خود معلم دین یعنی نبی کریم ﷺ کی مقدس زبان سے سننے والے اور دیکھنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم نے ہی دین نہ سمجھا ہو اور پھر ان مقدس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گود میں پلنے اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے تابعین اور تبع تابعین نے دین کی حقیقت کو ہی صحابہ رضی اللہ عنہم سے نہ پایا ہو اور آج چودھویں صدی کے برخود غلط مدعیان اجتہاد نے اپنی سمجھ سے ان پاک

نفوس سے زیادہ دین کی اصل حقیقت کو پالیا ہو؟ اس دین پاک کو تو بزرگان دین نے، آئمہ محدثین و مجتہدین اور محققین نے حاصل کر کے کتابوں میں محفوظ کر لیا جو آج تک محفوظ ہے۔ اگر قرآن پاک کے مطالب و معانی اور اس کی تفسیر اس طرح محفوظ نہ ہوتی تو قرآن پاک کی حفاظت کا خدائی دعویٰ کیسے صحیح ثابت ہوتا۔ کیونکہ قرآن پاک صرف الفاظ کا نام نہیں بلکہ الفاظ اور معانی دونوں کے مجموعے کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا دعویٰ ہے کہ اس ذکر (قرآن) کو ہم ہی نے اتارا اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔

پس اگر قرآن پاک کی آیات سے وہ معانی مراد لینا جو احادیث رسول اللہ ﷺ اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم اور جوئی کے محدثین و مفسرین کے خلاف ہوں یا امت کے اجماعی عمل کے مطابق نہ ہوں۔ صحیح نہیں ہو سکتے۔ ورنہ وہی برائی لازم آجائے گی کہ چودہ سو سال تک جو قرآن کے معانی سمجھے گئے اور جو اس کی تفسیر کی گئی۔ اگر وہ غلط ہے تو جواب نئے محقق اور مجتہد کہتے ہیں۔ اس کا کیا اعتماد ہے۔ ممکن ہے کل اس کو غلط کہنے والے پیدا ہو جائیں۔

بہر حال اپنے علم پر بھروسہ کر کے غلط گھمنڈ کرنے والے جب بزرگوں کے خلاف کہیں تو سمجھ لینا چاہیے کہ وہ بزرگان دین سے نہیں بلکہ دین اسلام سے ہی لوگوں کو دانستہ یا نادانستہ متنفر کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب سے نئے نئے مجتہدوں کے طریق کار سے پرانے علماء محققین کی تردید و تنقید کا خبیث راستہ کھلا ہے۔ بے باکی بڑھ گئی ہے۔ اسلاف پر کیچڑ اچھالا جا رہا ہے اور موجودہ علماء کے وقار پر بھی حملے ہو رہے ہیں اور خود اس طرح کے غلط راستے کھولنے والوں کو بھی کوڑیوں کے مول نہیں پوچھا جاتا۔

غلط کاروں کی بزدلی

ہر غلط کار، ہر منافق اور ہر چور بزدل ہوتا ہے۔ ایسے لوگ وقت کے ساتھ بدلتے رہتے ہیں اور فریب دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ کبھی کسی تحریک کی حمایت اور کبھی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ جب یہ لوگ اسلام یا اسلام کے کسی مسئلہ کی مخالفت کرنے لگتے ہیں تو براہ راست کھلم کھلا یہ نہیں کہتے کہ اسلام یا اسلام کا فلاں مسئلہ غلط ہے۔ بزدلی ان کو ایسا نہیں کہنے دیتی۔ وہ اسلام کی مخالفت بھی اسلام کا نام لے کر کرتے ہیں یا کسی بڑے بزرگ کے نام اس مسئلہ کو منسوب کرتے ہیں اور اس کی کتب سے مفصل عبارتیں چھوڑ کر مجمل عبارتیں پیش کر کے اپنے خیالات کے مطابق اس کی تاویلیں کر کے اپنا الو سیدھا کرتے ہیں۔

اسلام کی عظمت کی دلیل

اسلام ایک سچا دین اور اللہ تعالیٰ کی آخری شریعت ہے۔ اس کا ایک ایک اصول اٹل اور ایک ایک مسئلہ اپنی اپنی جگہ ایک حقیقت ہے۔ لیکن اسلام کی صداقت کی سب سے بڑی دلیل قرآن لانے والے اور اسلام

بیان کرنے والے رسول خداﷺ کی عظمت و کردار اور اخلاق و صفات کی وہ بلندی ہے جس کی مثال بنی نوع انسان میں نہیں ملتی بڑے سے بڑا مخالف جناب نبی کریمﷺ کی بلند و بالا اور نرالی شان کے سامنے ادب و احترام سے جھکنے اور اس کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے اور یہ بات بھی یہی ہے کہ جتنی شخصیت بلند اور پاک ہوگی۔ اتنا ہی اس کی باتوں پر اعتماد اور اس کی پیروی کا شوق زیادہ ہوگا۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

اس مقام پر بعض لوگوں سے لغزشیں بھی ہوئیں اور انہوں نے ایسے پاک نفوس کی بعض خاص نرالی شانوں کو دیکھ کر ان کو خدا یا خدا بیٹا کہنا شروع کر دیا۔ جیسا کہ عیسائیوں اور یہودیوں کے بارہ میں قرآن میں مذکور ہے۔ اسی لیے سرور کائناتﷺ نے پیش بینی کرتے ہوئے فرمایا۔ "لا تطرونی کما اطرت النصارٰی المسیح ابن مریم" حدیث۔ مجھے اتنا نہ بڑھاؤ جیسے عیسائیوں نے حضرت مسیح ابن مریم کو بڑھایا۔ ایک اور روایت میں یوں ارشاد فرمایا۔ "لا تجعلوا قبری عیدا" میری قبر پر میلہ نہ لگانا۔ یہ بھی فرمایا کہ لعنت کی اللہ نے یہود پر کہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبور کو سجدہ گاہ بنا ڈالا۔

اس میں شک نہیں کہ کسی پیغمبر یا ولی کو اللہ تعالیٰ کی صفات میں شریک کرنا شرک ہے۔ کسی کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرح ہر وقت ہر زمان ازل سے ابد تک کا جاننے والا اور عالم الغیب کہنا قرآن پاک کے صریح ارشاد کے مطابق شرک ہے۔ کسی پیغمبر کو یہ کہنا کہ وہ بشر نہیں قرآن پاک کی آیات کا صریح انکار ہے۔ یا یہ تصور کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے کاموں بارش برسانے، اولاد دینے، موت و زیست دینے میں کوئی اس کا شریک ہے۔ یا اللہ تعالیٰ کا کوئی ٹکڑا کٹ کر جدا ہو کر کوئی نبی یا ولی بنا ہے یہ سراسر اسلام کے خلاف ہے۔

افراط و تفریط

جس طرح کسی پیغمبر یا ولی کو خدا تعالیٰ کی صفات میں شریک کرنا افراط ہے اسی طرح کسی نبی ولی کی توہین کرنا بھی اسلام کے خلاف ہے۔ وہ اگرچہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ بشر ہیں مگر گناہوں سے پاک اور معصوم ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہزاروں غیب کی باتیں بتا دیتا ہے۔ ان کی روحانی طاقت اور باطنی بلندی کا اندازہ عوام تو کیا خواص بھی نہیں لگا سکتے۔ ان کا ظرف اللہ تعالیٰ نے ابتدا ہی سے بہت بڑا پیدا کیا ہوتا ہے۔ وہ فرشتوں کو دیکھنے اور اللہ تعالیٰ کا کلام براہ راست سننے کی استعداد رکھتے ہیں۔ ان کی بعض ایسی صفات ہوتی ہیں جو اوروں کو عطا نہیں کی جاتی۔ مثلاً:

۱...... کسی مسلمان کا آنحضرت محمد مصطفیٰﷺ کے پاس ایک منٹ بیٹھنا اور آپ کو ایک بار ایک نظر ہی دیکھ لینا اس مسلمان کے درجے کو دنیا کے باقی تمام انسانوں سے (سوا انبیاء علیہم السلام کے) حتیٰ کہ اولیاء سے بھی بلند کر دیتا ہے۔

۲...... آپ کو جاگتے میں جسد مبارک کے ساتھ آسمانوں کی سیر کرائی گئی۔

۳...... آپ نے فرمایا کہ میری آنکھیں سوتی ہیں مگر دل نہیں سوتا۔ چنانچہ انبیاء علیہم السلام کے سوجانے سے ان کا وضو نہیں ٹوٹتا۔ جب کہ عام انسانوں کا ٹوٹ جاتا ہے۔

۴...... انبیاء علیہم السلام کا دل سوتے وقت اتنا بیدار ہوتا ہے کہ ان کا خواب دیکھنا اللہ تعالیٰ کی وحی ہوتی ہے اور اپنی خواب کی بناء پر پیغمبر اپنے بیٹے کو ذبح کرنے پر تیار ہو جاتا ہے اس راز کو کون پا سکتا ہے کہ عام انسانوں کی نیند اور نبی کی نیند میں کیا فرق ہے۔ بظاہر تو دونوں کی نیند ایک ہی طرح کی دکھتی ہے۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام کی موت اور عام انسانوں کی موت میں بھی فرق ہو تو کیا تعجب ہے۔ اگرچہ بظاہر دونوں موتیں ایک ہی طرح دکھائی دیتی ہوں۔ اسی طرح نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میں تم کو جس طرح آگے سے دیکھتا ہوں۔ اسی طرح پیچھے سے دیکھتا ہوں بظاہر پیچھے کی طرف آپ کی آنکھیں نہ تھیں۔ لیکن پیغمبر کی بات میں شک کرنا مسلمان کا کام نہیں ہے۔ جب پیغمبر اللہ تعالیٰ کے بتانے سے آسمان کی باتیں بتاتا ہے اور قیامت تک کی بڑی بڑی باتوں کی اطلاع دیتا ہے تو اگر وہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ طاقت سے پیچھے کی چیزیں بھی دیکھے تو کون سی تعجب کی بات ہے۔ ان باتوں کا انکار دراصل نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان نہ جاننے کا نتیجہ ہے۔ یا خوامخواہ کی ہٹ دھرمی اور ضد ہے۔ ایمان کی بات یہ ہے کہ پیغمبر علیہ السلام کے فرمانے سے ہی ہم اللہ تعالیٰ کی صفتوں اور کاموں میں کسی کو شریک نہیں کرتے اور پیغمبر علیہ السلام کے فرمانے سے ہی پیغمبر کی مذکورہ بالا صفات کو مانتے ہیں۔ یہ سب اللہ کی دین ہے۔ اس میں نہ شرک ہے نہ کفر۔ نہ ہمیں انبیاء علیہم السلام کو ان کے درجے سے بڑھانے کا حق ہے نہ گھٹانے کا۔

مسئلہ حیات النبی ﷺ میں افراط و تفریط

افراط والے کہتے ہیں کہ نبی ﷺ اور ولی دور و نزدیک سے ہر وقت ہر بات سنتے ہیں اور تفریط والے کہتے ہیں کہ پیغمبر روضہ مقدس کے پاس سے پڑھا جانے والا درود و سلام بھی نہیں سنتے باتیں دونوں کی غلط ہیں۔ نبی خدا کی طرح سمیع و بصیر نہیں ہوتا مگر جب اور جو بات اللہ تعالیٰ سنانا یا دکھانا چاہے ان کو سنا یا دکھا دیتا ہے۔ ان میں اس کی استعداد رکھی ہوتی ہے۔ رہی روضہ مقدس پر پڑھے جانے والے درود و سلام کی بات۔ یہ خود آنحضرت ﷺ کے ارشاد سے معلوم ہے کہ روضہ اطہر پر پڑھا جانے والا درود و سلام حضور ﷺ خود سنتے اور اس کا جواب بھی دیتے ہیں۔

اسی طرح افراط والے کہتے ہیں کہ حضور ﷺ قبر مبارک میں بالکل دنیا کی طرح زندہ ہیں اور تفریط والے کہتے ہیں کہ قبر مبارک کے اندر جسد اطہر بے شعور اور بے ادراک پڑا ہے۔ نہ اس میں جان ہے نہ وہ جانتا ہے۔ یہ دونوں باتیں بھی غلط ہیں۔ کیونکہ دنیا سے چلے جانے کے بعد دنیوی تعلقات اور تکلیفات کا خاتمہ ہو جاتا ہے البتہ

قبروں میں انبیاء علیہم کو زندگی ضرور ملتی ہے یہ بات بھی آں حضرت ﷺ کے ارشاد سے ثابت ہے۔ آپ نے فرمایا "الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون" حدیث۔ یعنی پیغمبر اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں نمازیں پڑھتے ہیں۔ ان کو بالکل دوسروں کی طرح سمجھنا بھی غلط ہے۔

منکرین کی قسمیں

جو آدمی بھی نیا فرقہ بناتا ہے وہ اسلام کا اور آنحضرت ﷺ کا انکار تو نہیں کرتا۔ کیونکہ ایسا کہنے سے کوئی اس کی باتوں کا یقین نہیں کرتا۔ لیکن آنحضرت ﷺ کی صفات اور شان میں ہیر پھیر کر کے سادہ لوح عوام کو فریب دینے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ مثلاً:

۱...... کوئی آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت سے انکار کر کے اسلام سے خارج ہو جاتا ہے لیکن لوگوں کے سامنے آنحضرت ﷺ کو تعظیمی طور پر خاتم النبیین ﷺ کہہ کر عوام کو جتلائے فریب رکھتا ہے۔

۲...... کوئی نبی اکرم ﷺ کی احادیث سے انکار کر کے در پردہ حضور ﷺ کا منکر بن جاتا ہے۔ کیونکہ جب نبی اکرم ﷺ کی بات کا انکار کیا اور اس کو دین میں حجت تسلیم نہ کیا تو آنحضرت ﷺ کے ماننے کا کیا مطلب؟

اگر قرآن کی اس تشریح کو نہ مانا جائے جو معلم قرآن نے کی تو قرآن پر عمل مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے حقیقت تو یہ ہے کہ حدیث کا انکار دراصل قرآن کا انکار ہے۔

۳...... کوئی نبی اکرم ﷺ کی معراج جسمانی کا انکار کر کے نیچری اور معتزلی بنتا ہے۔

۴...... اب ایسے لوگ بھی پیدا ہو گئے ہیں جو اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت کہتے ہوئے بھی اہل سنت والجماعت کے مسلمہ مسئلہ حیات النبی ﷺ کا انکار کرتے ہیں اور آنحضرت ﷺ کی قبر والی حیات کا انکار کر کے اہل سنت والجماعت کے مسئلہ کی تردید اور علمائے دیوبند کی مخالفت کرتے ہیں دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اہل سنت والجماعت بھی ہیں اور دیوبندی بھی اور حیات برزخی کی رٹ لگا کر لوگوں کو غلط فہمی میں رکھتے ہیں اور حیات برزخی کا مطلب وضاحت کے ساتھ عوام کے سامنے پیش نہیں کرتے۔

۵...... بعض لوگ آنحضرت ﷺ کو وفات کے بعد اللہ کے سامنے بطور وسیلہ پیش کر کے دعا مانگنے سے چڑتے ہیں اور اس کا انکار کرتے ہیں۔ (یاد رہے پہلے یہ بات صرف غیر مقلد کہتے تھے۔ اب غلام خانی ٹولہ کا رسالہ تعلیم القرآن راولپنڈی بھی ایسا لکھنے لگا ہے)

اکابر علماء دیوبند اور مسئلہ حیات النبی ﷺ

آج سے پچپن سال پہلے بعض بدعتیوں نے علماء دیوبند پر یہ الزام لگایا کہ یہ حیات النبی ﷺ کے منکر ہیں

اور وسیلہ بھی نہیں مانتے اور اس وقت اس جھوٹے الزام کی تردید میں ایک کتاب علماء حق نے چھاپی۔ اس میں دونوں باتوں کی تردید کرتے ہوئے لکھا کہ علماء دیوبند اور ان کے مشائخ کا یہ عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم قبروں میں زندہ ہیں اور یہ حیات صرف برزخی نہیں جو اوروں کو بھی حاصل ہے۔ ہاں اس لیے برزخی ہے کہ عالم برزخ میں ہے۔ اس کتاب میں یہ بھی صاف لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے روضہ مبارک پر جانا یا آپ کے وسیلہ سے دعا مانگنا جائز اور باعث برکت ہے اس کتاب کا نام المہند ہے اور اس پر ہندوستان، مصر، مکہ معظمہ، اور مدینہ منورہ کے بڑے بڑے علماء کے علاوہ مندرجہ ذیل اکابرین دیوبند کے بھی دستخط ہیں۔

شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب (اسیر مالٹا) حکیم الامت حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی، مفتی اعظم حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب، مفتی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب عثانی، حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری، شارح ابوداؤد حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری۔

یہ کتاب پچپن سال پہلے چھپی اور مسلسل چھپتی رہی اور کسی کو اس کی مخالفت کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔

عنایت شاہی ٹولہ

مگر تین سال سے مولوی عنایت اللہ شاہ گجراتی اور مولوی غلام اللہ خان راولپنڈی نے حیات النبی ﷺ کے خلاف ملک میں اودھم مچا رکھا تھا۔ اس ٹولہ کے ایک آدمی نے صاف کہہ دیا کہ حضور پیچھے سے نماز میں نہیں دیکھتے تھے بلکہ آنکھوں سے جھانک لیتے تھے۔ ایک اور بزرگ نے یہ لکھا ہے کہ حضور کی نیند سے وضو ٹوٹ جاتا تھا۔ اس ٹولہ کے رسالہ تعلیم القرآن نے غیر مقلدوں کا ایک مضمون نقل کیا ہے۔ جس میں تحریر ہے کہ اس طرح کا وسیلہ پکڑنا شریعت میں نہیں ہے۔

اس ٹولہ کے سرغنہ گجراتی شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ قبر جسد مبارک میں نہ شعور ہے نہ ادراک نہ روح ہے نہ روح کا تعلق۔ یہ جسد مبارک کی اور قبر کے اندر کی حیات کے منکر ہیں۔ مولوی غلام اللہ خان صاحب بھی انکار کرتے ہیں۔ اب جب کہ ان کے خلاف علماء دیوبند، سہارنپور، کراچی، لاہور اور ملتان کے فتوے اور اعلانات چھپ کر عوام کے سامنے آئے اور تین سال کے صبر آزما حوصلہ کے بعد جب علماء حق نے ان کا تعاقب کیا۔ تو اب یہ ٹولہ بوکھلا گیا ہے۔

بوکھلاہٹ

۱...... بوکھلاہٹ میں کبھی یہ کہتے ہیں کہ علماء دیوبند ہمارے ساتھ ہیں۔ حالانکہ المہند اب بھی موجود ہے اگر یہ سچے ہیں تو اس پر دستخط کر دیں۔

۲...... کبھی بوکھلاہٹ میں حضرت علامہ انور شاہ صاحب اور حکیم الامت حضرت تھانوی کی بعض عبارتیں پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کی باقی عبارتیں المہند کی روشنی میں پڑھنی چاہئیں۔ وہ کوئی معمولی آدمی تو نہ تھے کہ چالیس

سال المہند ان کے سامنے چھپتی رہی۔ وہ ان کی رائے کے مخالف تھی اور وہ خاموش رہے۔ مفصل عبارتوں کو چھوڑ کر مجمل عبارتوں سے کام لینا اور علماء دیوبند کے متفقہ مسائل کو رد کرنا اور پھر انہی کا نام استعمال کرنا خطرناک فریب ہے۔ حضرت علامہ انور شاہ رحمہ اللہ نے تحیۃ الاسلام میں جو لکھا ہے کہ "الانبیاء احیاء" سے مراد مجموعہ اشخاص ہے صرف روحیں مراد نہیں ہیں۔ تو اس تصریح کے بعد ان کی عبارتوں کا دوسرا معانی لینا حضرت علامہ کی توہین ہے یہی حال حضرت حکیم الامت کا ہے۔

۳...... بوکھلاہٹ کا اظہار اس طرح بھی کرتے ہیں کہ بار بار قرآن سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ سب کو مرنا ہے اور کبھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا خطبہ پیش کرتے ہیں کہ حضور فوت ہو گئے۔ حالانکہ بحث اس میں نہیں کہ حضور فوت ہوئے یا نہیں۔ عرفی موت تو یقینی آئی جنازہ پڑھا گیا۔ مگر وہ جنازہ بھی عام مردوں کی طرح نہیں تھا۔ باری باری چند آدمی حجرہ مبارک میں داخل ہو کر درود شریف پڑھ پڑھ کر نکلتے جاتے اسی طرح ہزاروں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کیا۔ پھر روضہ اطہر میں رکھا گیا ان باتوں سے تو انکار نہیں۔ سوال تو یہ ہے کہ حضور ﷺ نے جو ارشاد فرمایا کہ پیغمبر قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور شارح بخاری حافظ ابن حجر (شافعی) اور شیخ بدرالدین (حنفی) نے جو لکھا ہے قبروں میں سب کی روحیں لوٹائی جاتی ہیں۔ اوروں کی روحیں پھر ٹھکانے پہنچا دی جاتی ہیں۔ مگر پیغمبروں کی روحیں قبروں ہی میں رہتی ہیں۔ آیا حضور ﷺ کے ارشاد میں شک کرنا مناسب ہے۔ جب آپ قبروں میں زندگی بتا رہے ہیں تو قبروں میں تو جسم ہیں لہٰذا جسموں کی زندگی ماننی پڑے گی اور یہ جو ارشاد ہے کہ میں قریب سے درود و سلام سنوں گا اور اس کا جواب دوں گا۔ تو قبر کے پاس سے درود سننے کا معنی جسد سے تعلق نہیں رکھتا تو کس سے رکھتا ہے؟ پھر حافظ ابن حجر اور شیخ بدرالدین عینی کا مندرجہ بالا قول بھی یاد رکھیں۔ ان دونوں بزرگوں کے مقابلہ میں مولوی عنایت اللہ شاہ صاحب گجراتی کی کیا حیثیت ہے اور کم از کم بات یہ ہے جو ابن قیم نے کتاب الروح میں لکھی ہے کہ روح مبارک کا پرتو قبر پر پڑتا ہے اس سے جسد مبارک میں حیات کے آثار پیدا ہوتے ہیں۔ اس لیے آپ ﷺ سنتے اور جواب دیتے ہیں۔ جیسے سورج تو دور ہے مگر اس کی کرنوں سے زمین جگمگاتی ہے بہر حال وہ بھی روح کے تعلق سے حیات مانتے ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خطبہ

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ بات تو بعد میں فرمائی کہ آپ ﷺ فوت ہو گئے۔ پہلے پہل انہوں نے حضور ﷺ کو دیکھ کر آپ ﷺ کو چوما پھر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دو موتیں نہ چکھائے گا۔ "لا یذیقک اللہ الموتتین" اس کا مطلب ہر دو شارحین بخاری نے یہی کیا ہے جو اوپر بیان ہوا کہ اوروں کو قبروں میں زندہ کر کے پھر مارا جاتا ہے۔ مگر آپ ﷺ پر بس یہی ایک موت مقدر تھی۔ قبر میں دوبارہ روح مبارک نہ نکالی جائے گی اور اسی کو شیخ بدرالدین

عینی (حنفی) شارح [بخاری] نے اہل سنت کا مذہب بتایا ہے۔ اگر علماء دیوبند نے لکھ دیا تو کون سا جرم کیا۔ مگر عنایت شاہی اور غلام خانی ٹولہ اب [غیر] مقلدوں کے ساتھ ہو کر حیات النبی ﷺ اور وسیلہ دونوں سے انکار کر رہا ہے۔ اب [خود] ہی انصاف کریں کہ حضرت صدیق اکبر ؓ کے ارشاد کا مطلب یہ ہو [illegible] اور علما [illegible]۔

مرزائیوں کے نقش قدم پر

۴...... بوکھلاہٹ کی حد یہ ہے کہ اب یہ ٹولہ مرزائیوں کے نقش قدم پر چل پڑا ہے۔ جوابات [illegible] انہوں نے بھی اب گالیاں دینے اور علماء پر کیچڑ اچھالنے کے لیے رسالہ بازی کا مشغلہ شروع کر دیا ہے۔ راولپنڈی سے کسی آبرو باختہ نے برق وشرر نامی ایک چھوٹا سا رسالہ لکھا ہے۔ پہلے تو اس میں یہ رونا رویا ہے کہ یہ مسئلہ کفر اسلام کا تو ہے نہیں۔ ہم پوچھتے ہیں کہ اگر کفر و اسلام کا نہیں تو آپ لوگوں نے تین سال تک حیات النبی ﷺ کے خلاف تقریریں کرنے اور ملک میں اودھم مچانے اور علماء کو لڑانے کا یہ منحوس شغل کیوں جاری رکھا تھا اور کیوں چیلنج پر چیلنج دیئے تھے۔ اب اس غلام خانی اور عنایت شاہی ٹولہ نے حیات النبی ﷺ کے ماننے والے علماء کرام کو کوسنے کو ستے مرزائیوں کا طریقہ اختیار کر لیا ہے لکھتے ہیں کہ ان لوگوں نے ختم نبوت کی تحریک چلا کر قوم کو تباہ کیا۔ بچوں کو یتیم کیا۔ ان حضرات سے کوئی پوچھے کہ اس سے پہلے سابق احرار کی اس طرح مخالفت مرزائی کیا کرتے تھے کیا یہ حیات النبی ﷺ کے انکار کی پھٹکار تو نہیں ہے کہ اب آپ بھی ان مرزائیوں کی خوشنودی کا سامان پیدا کرتے اور جھوٹ کہتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ یہ لوگ کبھی کسی جماعت میں اور کبھی کسی میں تھے لیکن آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ ساری مجلس عمل کا کام مجلس احرار کے سر تھوپ دیا۔ پھر اس وقت خود اس میں شامل ہو کر جیل گئے اور جتھے بھی بھیجتے رہے اور اب مرزائیوں جیسی باتیں کر کے اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ ہم پوچھتے ہیں کہ آپ اس وقت تحریک میں شامل ہو کر منافقت کر رہے تھے۔ آپ کو اس گناہ بے لذت سے کچھ نہ ملے گا۔ اگر آپ کا مقصد کسی افسر یا مرزائیوں کو خوش کرنا ہو تو یہ بھی حاصل نہ ہوگا۔ اگر دوسروں کو ڈرانا مطلوب ہو تو اہل حق ڈرا نہیں کرتے۔

۵...... غلام خانی ٹولہ کی بوکھلاہٹ کی کھلی دلیل یہ ہے کہ حیات النبی ﷺ پر دستخط تو کریں۔ آج سے پچپن برس پہلے تمام اکابرین دیوبند اور فتوے بھی تمام علماء دیں اور کوسنے لگیں بیچارے احرار کو اور اتنی عقل سے بھی کام نہیں لیا کہ ختم نبوت کی تحریک تو مجلس عمل نے چلائی تھی اور اس وقت تو یہ توحید کے پتلے مولوی عارف اللہ صاحب اور مولوی عبدالغفور ہزاروں سے تحریک کی خاطر معانقے کرتے تھے۔

جہلم کا جلسہ

برق وشرر میں غلام خانی ٹولہ نے جہلم کے غیر مقلدوں کے جلسہ کی کیفیت کی تردید کی یہ تو مانا کہ آپ غیر

مقلدوں کے جلسہ میں تقریر کر رہے تھے اور یہ بھی مانا کہ غیر مقلد مولوی اسماعیل ذبیح (تھی ذبیح) نے کہا تھا کہ بڑی باتیں روکنے کے لیے دروازے بھی بند کیے جاتے ہیں۔ (اوکما قال) اور اب ایسی ہی تقریر شاہ صاحب کریں گے۔ یعنی غیر مقلدوں کی بندوق اب گجراتی شاہ کے کندھے سے چلے گی۔ محترم گجراتی شاہ صاحب! یہ تو وہی بات ہوئی کہ گنوہ نہیں بلی نے ہگا ہے۔ یہی بات تھی کہ تھی ذبیح صاحب نے کہا تھا کہ حیات النبی ﷺ کی مخالفت شرک کا دروازہ بند کرنا ہے۔ آپ کے برق وشرر نے ان الفاظ کو ذرا گول مول کر دیا لیکن بات تو وہی ہے۔

جہلم نہ سہی پنڈ دادنخان سہی

چلیے شاہ صاحب جہلم نہ سہی پنڈ دادنخان سہی۔ کیا ۱۱ نومبر ۱۹۷۰ء پنڈ دادنخان آپ کی تقریر میں سوال ہوا کہ آپ نے حج کے وقت روضہ اطہر پر کون سا درود پڑھا تھا اور کیا سمجھ کر پڑھا تھا اور آپ کے جواب پر جب لے دے ہوئی تو کیا آپ اسٹیج چھوڑ کر نہیں بھاگے تھے اور کیا مولوی غلام اللہ خان صاحب رات کی تقریر میں حضرت امیر شریعت مولانا عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کی تعریف وتوصیف نہیں کی جن کے مشورہ پر چلنے والوں کو آج آپ قوم کا تباہ کن کہہ رہے ہیں۔ ہم آپ سے عاجزی سے اپیل کرتے ہیں کہ اگر آپ کے دل میں رتی بھر اسلام اور اسلام کا درد ہے تو حیات النبی ﷺ کی مخالفت ترک کر دیں اور وسیلہ کے خلاف نہ لکھیں۔ جب یہ مسئلہ بھی کفر واسلام کا نہیں تو وقار اور علمی گھمنڈ کا بت توڑ دیں۔ ہم تو اپنے اکابر کے مسلک حق کے قائل اور اس پر کاربند ہیں۔ اگر آپ کی رائے ان کا اکابر کے خلاف ہے تو صفائی سے کہہ دیں کہ ہم ان کے مخالف ہیں۔ لیکن خدارا یہ کہہ کر دھوکہ نہ دیں کہ اکابر دیوبند کا عقیدہ آپ کے مطابق ہے۔ آپ کو حق حاصل ہے کہ جو عقیدہ چاہو رکھو لیکن علماء دیوبند کا نام غلط استعمال نہ کریں۔ ہم یہ رسالہ لکھ کر خوشی محسوس نہیں کرتے مگر آپ کے بے وقوف ناصحین نے مجبور کیا اس لیے یہ چھوٹا سا رسالہ لکھا ہے۔ آگے آپ کی مرضی سلسلہ جاری رکھنا ہو تو ایک اور لکھوا دیں پھر جواب سن لینا۔ ورنہ امت پر رحم کر کے آنحضرت ﷺ کو قبر مبارک میں بے جان مردہ ثابت کرنے کی لاحاصل سعی ترک کر دیں۔ جب احیاء کا لفظ قرآن وحدیث میں ہے اور بزرگوں نے بھی لکھا ہے اور آپ کا برق وشرر بھی مانتا ہے کہ کفر واسلام کا مسئلہ نہیں ہے تو کیوں آپ اس شغل کو ترک نہیں کر دیتے۔

"وما علینا الا البلاغ"

شائع کردہ: محمد صادق

پنڈ دادنخان ضلع جہلم